

سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 4 ایس سی آر

ڈاکٹر پر بھارتی بنام ریاست یو پی اور دیگران

11 دسمبر 2002

[ڈوریامی راجو اور شیوراج وی۔ پاٹل، جسٹسز]

قانون ملازمت:

استغفی۔ ڈاکٹر کے خلاف غفلت کا الزام۔ گھریلو انکوائری کے تحت معطل۔ استغفی دینے کے ارادے کا اظہار کرنے والا خط۔ استغفی سمجھا گیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ خط استغفی نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ اس میں عہدہ چھوڑنے یا ترک کرنے کا کوئی خود مختار ارادہ یا ترک کرنے کا کوئی عمل نہیں تھا۔

الفاظ اور جملے۔ ”استغفی“۔ کے معنی۔

اپیل کنندہ ڈاکٹر پر غفلت اور طبی اخلاقیات کے خلاف کام کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ گھریلو انکوائری کے انعقاد تک اسے معطل کر دیا گیا تھا۔ اس نے ایک خط لکھا جس میں اپنے استغفی دینے کے ارادے کا اظہار کیا اگر الزامات کے حوالے سے اس کے دعووں کو مثبت انداز میں نہیں دیکھا گیا۔ اختیار رکھنے والے اتھارٹی نے اس کے خط کو استغفی کا خط سمجھا اور استغفی قبول کر لیا۔ گھریلو انکوائری واپس لینے کے خط کے جواب میں اپیل کنندہ نے کہا کہ اس نے کبھی استغفی نہیں دیا بلکہ صرف استغفی دینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا اور اس نے اپنے پہلے خط کی غلط تفہیم کو درست کرنے کی درخواست کی۔ اتھارٹی نے معاملے پر دوبارہ غور کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے عدالت عالیہ میں تحریری عرضی دائر کی جو خارج کر دی گئی۔

اس عدالت میں اپیل میں غور کے لیے سوال یہ تھا کہ آیا اپیل کنندہ کے خط کا مطلب استغفی کے خط کے مترادف ہو سکتا ہے یا محض استغفی دینے کے اس کے ارادے کا اظہار۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت نے:

فیصلہ 1.1: اپیل کنندہ کے خط کو ترک کرنے کے کسی عمل کے ساتھ اپنا عہدہ چھوڑنے یا ترک کرنے کا کوئی بے ساختہ ارادہ ظاہر کرنے کے لیے نہیں سمجھا جاسکتا۔ [33-سی]

1.2۔ استغفیٰ قرار پانے کے لیے، یہ بلا شرط ہونا چاہیے اور اس کے ارادے کے ساتھ ہونا چاہیے کہ یہ اس طرح کام کرے۔ بہترین صورت میں یہ ایک دھمکی آمیز پیشکش ہو سکتی ہے جو مایوسی کی وجہ سے دی گئی ہو، اس احساس کی بنیاد پر کہ اسے بلا وجہ تنگ کیا جا رہا ہے، لیکن کسی بھی صورت میں یہ ایک حقیقی اور سادہ استغفیٰ نہیں ہے۔ اپیل کنندہ نے ہسپتال میں تقریباً دو دہائیاں خدمات انجام دی تھیں، اسے معطل کر دیا گیا تھا اور نظم و ضبط کے خلاف کارروائی اور گھریلو انکوائری کا سامنا تھا اور اگر وہ استغفیٰ دے تو اسے کچھ فوائد حاصل ہو سکتے تھے، لیکن پھر بھی خط میں ان چیزوں کو طے کرنے یا نظم و ضبط کے خلاف کارروائی کو ختم کرنے کی کوئی درخواست نہیں کی گئی تھی۔ خط میں 'فوری اثر کے ساتھ' کے الفاظ کو سیاق و سباق، زبان کے استعمال کے انداز، خط کے مقصد اور باقی حصے سے الگ کر کے غیر ضروری اہمیت نہیں دی جاسکتی جو اس حالات میں لکھا گیا تھا۔

[C, D, E-33]

1.3۔ یہ کہ ہسپتال کی انتظامیہ نے استغفیٰ کی قبولیت کے نتیجے میں فوری طور پر ایسی کارروائی کی ہے، اپیل کنندہ کے لکھے ہوئے خط کے صحیح یا حقیقی ارادے کا پتہ لگانے میں زیادہ اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ نتیجتاً، یہ خیال کرنا معقول معلوم ہوتا ہے کہ جواب دہندگان نے خط موصول ہوتے ہی اپیل کنندہ سے چھٹکارا پانے کے موقع سے فائدہ اٹھایا ہے، بغیر کسی صحیح تناظر میں معاملے پر معقول یا مناسب غور کیے یا اس کے مندرجات کو سمجھے۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ بھی تحریری عرضی کو مسترد کرنے میں ان اہم پہلوؤں کو مکمل طور پر نظر انداز کر چکی ہے۔ [G؛ F-33]

1.4۔ تاہم، جواب دہندہ ہسپتال کے حکام کو قانون کے مطابق اس کے خلاف شروع کی گئی نظم و ضبط کی کارروائی جاری رکھنے کی آزادی ہوگی۔ [A-34]

پی کے رام چندرا آئیر اور دیگران وغیرہ بنام یونین انڈیا اور دیگران وغیرہ۔ [1984] 2 ایس سی سی 141، پراختصار کیا۔

موتی رام بنام پرم دیوی و دیگر، [1993] 2 ایس سی سی 725، کا حوالہ دیا گیا۔

الفاظ اور جملے (مستقل ایڈیشن) جلد 476 37؛ بلیکز لاء ڈکشنری۔ چھٹا ایڈیشن اور کارپس جوس سیکوئڈم، جلد 77، صفحہ 311۔ کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ : 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 8317-8318۔

2002 کے سی۔ ایم۔ آر۔ درخواست نمبر 6025 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 8.3.2002 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے راکیش دویدی اور محترمہ زنجنا سنگھ۔

جواب دہندگان کی طرف سے رنجیت کمار، ارجن بھنڈاری، راکیش سنگھ اور ارون کے سہما۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس راجو۔ اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ، جو کملا نہر و میموریل ہسپتال، الہ آباد میں ماہر تخدیر کے طور پر کام کر رہی تھی، کو ایک یادداشت جاری کیا گیا، جس میں اس کے نوٹس میں ایک غامی لائی گئی کہ وہ ڈاکٹر بنرجی کو بھی بتائے بغیر چسلی گئی، جب اس نے اس سے تقریباً 1300 گھنٹے درخواست کی کہ وہ ہنگامی حالت میں داخل ایک مریض کو تخدیر دیا، جو بچہ دانی پھٹنے کی وجہ سے صدمے میں ہے، جسے فوری آپریشن کی ضرورت ہے، اور اس طرح کا طرز عمل نہ صرف ہسپتال سروس رول 10 (i) کے مطابق لاپرواہی کے مترادف ہے بلکہ طبی اخلاقیات کے خلاف بھی تھا۔ اس سے یہ بھی کہا گیا کہ وہ شام 5 بجے تک 6.1.1999 پر اپنی وضاحت پیش کرے، جس میں ناکام ہونے پر یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے غلطی قبول کر لی ہے اور ہسپتال سروس رولز کے مطابق اس کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے آزاد ہوگا۔ چونکہ اپیل کنندہ نے جواب نہیں دیا، اس لیے 8.1.1999 پر اپیل کنندہ کو فوری طور پر معطل کر دیا گیا، جو کہ مذکورہ واقعہ سے متعلق گھریلو انکوائری کا قیام زیر التوا ہے۔ 9.1.1999 پر مذکورہ یادداشت موصول ہونے پر، اپیل کنندہ نے ہسپتال کے سکرٹری کو جواب دیا کہ اس نے پہلے ہی اس کی موجودگی میں زبانی طور پر اپنا موقف واضح کر دیا تھا کہ اس دن وہ بیمار اور بہت تھکی ہوئی تھی، کہ ڈاکٹر نو نیتا بنرجی نے بھی واقعے کے بارے میں ریکارڈ کے مقاصد کے لیے لکھنے کے علاوہ کوئی شکایت کرنے کی تردید کی تھی اور تحریری طور پر باضابطہ جواب نہیں بھیجا گیا تھا کیونکہ اس نے پہلے ہی پوزیشن کی وضاحت کر دی تھی اور اس سے زائد کچھ درکار نہیں تھا۔ اس نے اپنے خط میں مزید درج ذیل اضافہ کیا:۔

”آپ کا خط غیر ضروری ہے اور اسے واپس لیا جانا چاہیے۔ میں 10 مئی 1978 سے اس ہسپتال میں کام کر رہا ہوں اور ہمیشہ مریضوں کے بہترین مفاد میں کام کیا ہے۔ یہ افسوسناک ہے کہ میری بیماری کے بارے میں نرم رویہ اختیار کرنے کے بجائے آپ نے مجھے سزا دینے کا انتخاب کیا ہے۔

اگر مذکورہ بالا آپ کو قابل قبول نہیں ہے تو میرے پاس فوری طور پر استعفیٰ دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں بچا ہے۔“

اس کے بعد، 9.1.1999 کے ایک حکم کے ذریعے، اپیل کنندہ کو مطلع کیا گیا کہ معطلی کا حکم واپس نہیں لیا جاسکتا کیونکہ اس کی وضاحت تسلی بخش نہیں پائی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ 9.1.1999

کا ایک علیحدہ حکم بھی اس کے تحت منظور کیا گیا تھا: ”ماہر تحریر ڈاکٹر پر بھارتی کے 9.1.1999 کے خط پر حوالہ طلب کیا گیا ہے، جس کے ذریعے انہوں نے اپنا استعفیٰ جمع کرایا ہے، درخواست کے مطابق فوری طور پر قبول کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر پی اتری کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ہسپتال سروس کے قواعد کے مطابق کوئی واجب الادا سرٹیفکیٹ جمع نہ کریں تاکہ اس کے اختتامی فائدے کی ادائیگی کے لیے کارروائی کی جاسکے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک اور حکم بھی اسی صفائی پر منظور کیا گیا تھا جس میں استعفیٰ کی قبولیت کی تصدیق کے بعد کہا گیا ہے کہ ڈاکٹر اتری سے متعلق واقعے کی تحقیقات کے لیے 8.1.1999 پر گھریلو انکوائری کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں 14.1.1999 کے اپنے خط میں، اپیل کنندہ نے کہا کہ اس نے بھی استعفیٰ نہیں دیا اور نہ صرف اس نے کہیں کہا کہ وہ استعفیٰ دے رہی ہے بلکہ غیر ضروری طور پر لائنوں کے درمیان کچھ پڑھا گیا ہے۔ اپنے اس موقف کا اعادہ کرتے ہوئے کہ انہوں نے استعفیٰ نہیں دیا تھا بلکہ صرف استعفیٰ دینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا، اپیل کنندہ نے درخواست کی کہ وہ صحیح تناظر میں ضروری اقدامات کر کے اپنے پہلے خط کی غلط تفہیم کو درست کرے۔ ہسپتال کے سیکرٹری نے اپنے مراسلے کی تاریخ 16.1.1999 کے ذریعے کی گئی کارروائی کی درستی کا اعادہ کیا اور معاملے پر دوبارہ غور کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد، اپیل کنندہ نے الہ آباد ہائی کورٹ میں شہری متفرق ڈبلیو پی نمبر 13186 برائے 1999 دائر کیا، لیکن کامیابی حاصل نہ کر سکی اور اب وہ عدالت عالیہ کے 18 دسمبر 2001 کے حکم کے خلاف اس عدالت کے سامنے حاضر ہوئی ہے جس میں عدالت عالیہ نے مداخلت سے انکار کرتے ہوئے تحریری عرضی خارج کر دی تھی۔

اپیل کنندہ کے سینئر وکیل جناب راکیش دویدی اور جواب دہندگان کے وکیل جناب رنجیت کمار کوسنا۔

واحد سوال جس پر بنیادی طور پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آیا 9.1.1999 کے خط کا مطلب استعفیٰ کا خط سمجھا جاسکتا ہے یا محض استعفیٰ دینے کے اس کے ارادے کا اظہار کیا جاسکتا ہے، اگر مبینہ غلطی کے حوالے سے اس کے دعووں کو سازگار طور پر نہیں دیکھا جاتا ہے۔ ہسپتال سروس رولز کا قاعدہ 9 کسی ملازم

کے استغفی یا سروس ترک کرنے کے لیے فراہم کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ایک مستقل ملازم کو تقرری اتھارٹی کو تحریری طور پر استغفی کا تین ماہ کا نوٹس کے بدلے میں تین ماہ کی تنخواہ دینا ضروری ہے اور اسے اس طرح کے نوٹس کے لیے مدت پوری کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ مذکورہ بالا کی عدم تعمیل کی صورت میں، متعلقہ ملازم نہ صرف تین ماہ کی تنخواہ کے برابر رقم ادا کرنے کا جوابدہ ہے بلکہ ایسی رقم ہسپتال میں پڑے ملازم کے واجبات، اگر کوئی ہوں، میں سے وصول کی جائے گی۔ صفحہ 476 پر الفاظ اور جملے (مستقل ایڈیشن) جلد 37 میں، یہ پایا گیا ہے کہ ”استغفی“ تشکیل دینے کے لیے، یہ غیر مشروط اور اس طرح کام کرنے کے ارادے کے ساتھ ہونا چاہیے۔ میعاد عہدہ کے ایک حصے کو ترک کرنے کا ارادہ ہونا چاہیے جس کے ساتھ ترک کرنے کا عمل بھی ہونا چاہیے۔ یہ واپس دینا ہے، رسمی انداز میں ایک عہدہ چھوڑنا ہے۔“ اسی کتاب کے صفحہ 474 پر یہ لکھا ہوا پایا جاتا ہے: ”کلب کے صدر اور متعلقہ سکرٹری کے بیانات کہ اگر اراکین کے درمیان مسلسل جھگڑے بند نہیں ہوئے تو وہ استغفی دے دیں گے، محض ان کے استغفوں کی دھمکی آمیز پیشکش تھیں، ٹینڈر نہیں۔“ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ”کسی عوامی عہدے کا استغفا اثر ہونے کے لیے اس عہدے کو ترک کرنے کے ارادے کے ساتھ دیا جانا چاہیے۔ عام لغت کے معنوں میں، لفظ ”استغفی“ کا مطلب اپنے حق کا بے ساختہ ترک کرنا سمجھا جاتا تھا، جیسا کہ کہاوٹ سے ظاہر ہوتا ہے: ”مستغفی ہونا قانون کی ملکیت ہے بے ساختہ تردید [بلیک کا قانون لغت 6 واں ایڈیشن]۔ کارپس جوس سیکنڈم میں جلد 77، صفحہ 311، یہ پایا گیا ہے کہ ”یہ کہا گیا ہے کہ ”استغفی“ قانونی فن کی ایک اصطلاح ہے، جس کے قانونی معنی ہیں جو کچھ قانونی نتائج کو بیان کرتے ہیں۔ یہ خاص طور پر، استغفی دینے والے کی طرف سے کسی عہدے کا رضا کارانہ طور پر ہتھیار ڈالنا ہے، آزادانہ طور پر اور دباو میں نہیں بنایا گیا ہے اور اس لفظ کی تعریف عام طور پر اس طرح کی گئی ہے جس کا مطلب استغفی دینے یا ترک کرنے کا عمل ہے، بطور دعویٰ، قبضہ یا عہدہ۔“

پی کے رام چندر آئیر اور دیگران، وغیرہ بنام یونین آف بھارت اور دیگران، وغیرہ۔ [1984] 2 ایس سی سی 141، اس عدالت کو اس معاملے میں درخواست گزاروں میں سے ایک کی طرف سے لکھے گئے خط کی نوعیت اور کردار پر غور کرنے کا موقع ملا جس نے خط میں یہ بیان کرنے کے بعد کہ وہ صبر کے ساتھ اپنی شکایت کے ازالے کا انتظار کر رہا ہے، پھر بھی اس کے ساتھ انصاف نہیں ہوا ہے اور ”اس طرح، معاملے میں اتنا صبر ظاہر کرنے کے بعد، مجھے یہ فیصلہ کرتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ مجھے اس طرح کے سلوک کے خلاف اور ڈویژن کے سربراہ کی طرف سے 1968 اور 1969 کے بچوں اور محکمہ کے طلباء کی عطائی میں مجھے

دکھائے گئے امتیازی سلوک اور استحصال کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فیکلٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ امیدوار۔ اس تناظر میں، اس عدالت نے مشاہدہ کیا کہ مذکورہ خط کو استعفیٰ کا خط سمجھ کر ان سے چھٹکارا پانے کے موقع پر قبضہ کرنے میں تعلیمی کابے رحمی اور بے دلائل رویہ جب حقیقت میں وہ ہمیشہ ان کے لیے انصاف کی درخواستیں کر رہے تھے اور "ناراضگی کی وجہ سے مذکورہ شخص نے وہ خط لکھا جس میں کہا گیا تھا کہ اس کے لیے واحد باعزت راستہ تکلیف اٹھانے کے بجائے استعفیٰ دینا تھا"۔ موتی رام بنام پرم دیوی و دیگر، [1993] 2 ایس سی سی 725 میں، اس عدالت نے ذیل میں مشاہدہ کیا:-

"جیسا کہ اس عدالت نے نشاندہی کی ہے، استعفیٰ کا مطلب ہے اپنے حق کا بے ساختہ ترک کرنا اور کسی عہدے کے سلسلے میں، یہ عہدہ چھوڑنے یا ترک کرنے کے عمل کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ مانا گیا ہے کہ عام قانونی معنوں میں، ایک مکمل اور عملی استعفیٰ کو تشکیل دینے کے لیے عہدہ چھوڑنے یا ترک کرنے کا ارادہ ہونا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے استعفیٰ کا عمل بھی ہونا چاہیے۔ یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ترک کرنے کا عمل مختلف شکلیں اختیار کر سکتا ہے یا یکطرفہ یا دو طرفہ کردار اختیار کر سکتا ہے، جو دفتر کی نوعیت اور اس پر حکمرانی کرنے والی شرائط پر منحصر ہے۔ [دیکھیں: یونین آف بھارت بنام گوپال چندر مشرا]۔ اگر ترک کرنے کا عمل یکطرفہ نوعیت کا ہے، تو یہ اس وقت نافذ ہوتا ہے جب عہدہ چھوڑنے کے ارادے کی نشاندہی کرنے والے اس طرح کے عمل کو مجاز اتھارٹی کو مطلع کیا جاتا ہے۔ جس اختیار کو ترک کرنے کے عمل سے آگاہ کیا جاتا ہے اس کے لیے کوئی کارروائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ترک کرنا اس طرح کے مراسلے کی تاریخ سے نافذ ہوتا ہے جہاں استعفا عملی طور پر کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ استعفیٰ مستقبل کی تاریخ سے نافذ العمل ہونے کا امکان بھی ہو سکتا ہے اور اس صورت میں یہ اس میں مذکور تاریخ سے نافذ العمل ہو گا نہ کہ مراسلے کی تاریخ سے۔ ایسی صورتوں میں جہاں ترک کرنے کا عمل دو طرفہ نوعیت کا ہو، ترک کرنے کے ارادے کا اظہار، بذات خود، عہدہ چھوڑنے کے نتیجے میں کافی نہیں ہو گا اور ترک کرنے کے ارادے کے اس طرح کے پیغام پر کچھ کارروائی کرنے کی ضرورت ہے، مثال کے طور پر، عہدہ چھوڑنے کی مذکورہ درخواست کو قبول

کرنا، اور ایسی صورت میں ترک کرنا اس وقت تک موثر یا عملی نہیں ہوتا جب تک کہ ایسی کارروائی نہ کی جائے۔ اس بارے میں کہ آیا کسی عہدے کو چھوڑنے کا عمل یکطرفہ ہے یا دوطرفہ نوعیت کا، اس کا انحصار دفتر کی نوعیت اور اس پر حکمرانی کرنے والی شرائط پر ہوگا۔“

اپیل کنندہ کی جانب سے اس وضاحت کو آگے بڑھاتے ہوئے کہ زیر بحث خط کی تاریخ 9.1.1999 کو استغفے کے خط کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا، مدعا۔ ہسپتال کے حکام کی جانب سے یہ سختی سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے معطلی کے حکم اور مجوزہ گھریلو انکوائری کے ذریعے استغفی دینے کی خواہش کا اظہار کرنے والا ایسا خط اور وہ بھی فوری اثر سے، تادیبی کا سامنا کرنے سے بچنے کے لیے مستغفی ہونے کے علاوہ سیدھا اور آسان نہیں ہو سکتا اور اس لیے مجاز اتھارٹی نے اسے استغفی مانتے ہوئے اور اسے فوری طور پر قبول کرتے ہوئے اپنے حقوق کے اندر اچھی طرح سے کام کیا۔ اس کے نتیجے میں، پہلے سے حکم دی گئی گھریلو انکوائری کے ساتھ آگے نہ بڑھنے کی مزید ہدایت۔ آخر میں، یہ پیش کیا گیا ہے کہ اگر یہ عدالت اس معاملے میں مداخلت کرنے پر راضی ہے تو ہسپتال کے حکام کے اس تادیبی کو آگے بڑھانے کے حق کو خطرے میں نہیں ڈالا جانا چاہیے جس مرحلے پر وہ استغفی کی قبولیت کی تاریخ پر کھڑا تھا اور اس سلسلے میں آزادی دی جاسکتی ہے۔

ہم نے مذکورہ بالا مواد اور اصولوں کی روشنی میں، دونوں طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی عرضیوں پر غور سے غور کیا ہے۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ آیا سروس کے قواعد و ضوابط کے تحت تصور کردہ ترک کرنا یکطرفہ ہے یا دوطرفہ نوعیت کا ہے لیکن 9.1.1999 کے خط کو استغفی کا خط یا عہدے سے دستبردار ہونا سمجھا جاسکتا ہے، تاکہ اس کی خدمات کو ایک بار اور ہمیشہ کے لیے سخت کیا جاسکے۔ ہمارے خیال میں اس خط کی یہ تشریح نہیں کی جاسکتی کہ اس کے عہدے کو ترک کرنے یا ترک کرنے کے کسی بے ساختہ ارادے کو ترک کرنے کے کسی عمل کے ساتھ ظاہر کیا جائے۔ استغفی، تشکیل دینے کے لیے، یہ غیر مشروط اور اس طرح کام کرنے کے ارادے کے ساتھ ہونا چاہیے۔ زائد سے زائد، جیسا کہ اس عدالت نے پی کے رام چندر آئیر (اوپر) کے فیصلے میں مشاہدہ کیا ہے کہ یہ اشتعال کی وجہ سے زائد دھمکی آمیز پیشکش کے مترادف ہو سکتا ہے، اس خیال سے پیدا ہونے والی مایوسی کے احساس کی وجہ سے استغفی دینا کہ اسے غیر ضروری طور پر ہر سال کیا جا رہا ہے لیکن کسی بھی طرح سے استغفی کے مترادف نہیں، حقیقی اور

سادہ۔ اپیل کنندہ نے ہسپتال میں تقریباً دو دہائیوں کی خدمت انجام دی تھی، کہ اسے معطل کر دیا گیا تھا اور تادیبی اور مجوزہ گھریلو انکوائری کا سامنا کرنا پڑا تھا اور اگر وہ استعفیٰ دیتی ہے تو اسے کچھ فوائد حاصل ہوتے ہیں، لیکن پھر بھی 9.1.99 کا خط ان میں سے کسی بھی چیز کو طے کرنے یا تادیبی کو اس کے نام نہاد استعفیٰ کے تسلسل کے طور پر ختم کرنے کا مطالبہ نہیں کرتا ہے۔ مذکورہ خط میں فوری اثر کے ساتھ الفاظ کو سیاق و سباق، استعمال شدہ زبان کی اصطلاح اور مقصد کے ساتھ ساتھ خط کے بقیہ حصے کو غیر مناسب اہمیت نہیں دی جاسکی جس سے ان حالات کی نشاندہی ہوتی ہے جن میں یہ لکھا گیا تھا۔ یہ کہ ہسپتال کی انتظامیہ نے استعفیٰ کی قبولیت کے نتیجے میں فوری طور پر ایسی کارروائی کی ہے، اپیل کنندہ کی طرف سے 9.1.1999 پر لکھے گئے خط کے صحیح یا حقیقی ارادے کا پتہ لگانے میں زیادہ اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ نتیجتاً، یہ خیال کرنا معقول معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ پی کے میں رپورٹ کیے گئے معاملے میں ہے۔ رام چند رامبیر (اوپر) جواب دہندگان نے اپیل کنندہ سے اس وقت چھٹکارا پانے کا موقع حاصل کیا جب انہیں خط موصول ہوا جس کی تاریخ 9.1.1999 ہے، معاملے پر صحیح تناظر میں مناسب یا مناسب غور کیے بغیر یا اس کے مندرجات کو سمجھے بغیر۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ بھی تحریری عرضی کو مسترد کرنے میں ان اہم پہلوؤں کو مکمل طور پر نظر انداز کر چکی ہے۔

اوپر بیان کردہ تمام وجوہات کی بناء پر، اس اپیل میں چیلنج کے تحت عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔ غیر موجود استعفیٰ کو قبول کرنے کا ارادہ رکھنے والے 9.1.1999 کے مراسلے کو الگ کر دیا گیا ہے۔ لیکن، جواب دہندہ۔ ہسپتال کے حکام قانون کے مطابق اس کے خلاف شروع کی گئی تادیبی کو آگے بڑھانے کے لیے آزاد ہوں گے۔ کوئی لاگت نہیں۔

کے۔ کے۔ ٹی۔

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

ایک اور حکم نامہ بھی اسی طریقے سے جاری کیا گیا تھا جس میں استعفیٰ کی منظوری کے اشتہار کے بعد یہ کہا گیا ہے کہ ڈاکٹر اتری سے متعلق واقعہ کی تحقیقات کے لئے 8.1.1999 کو گھریلو انکوائری کا حکم دیا گیا تھا جس پر کارروائی نہیں کی جانی چاہئے۔ 14 اپریل 1999 کو لکھے گئے اپنے خط کے جواب میں درخواست گزار نے کہا کہ انہوں نے کبھی استعفیٰ نہیں دیا اور نہ صرف انہوں نے کہیں بھی یہ نہیں کہا کہ وہ استعفیٰ دے رہی ہیں بلکہ غیر ضروری طور پر لائٹوں کے درمیان کچھ پڑھا گیا ہے۔ اپنے اس موقف کا اعادہ کرتے ہوئے کہ انہوں نے استعفیٰ نہیں دیا ہے بلکہ صرف استعفیٰ دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے، درخواست گزار نے درخواست کی کہ وہ صحیح تناظر میں ضروری اقدامات کر کے اپنے پچھلے خط کی غلط فہم کو درست کریں۔ اسپتال کے سکریٹری نے 16.1.1999 کو اپنے خط کے ذریعہ کی گئی کارروائی کی درستی کا اعادہ کیا اور معاملے پر نظر ثانی کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد، اپیل کنندہ نے الہ آباد عدالت عالیہ میں 1999 کے سول ایم آئی ایس سی ڈیلیوپی نمبر 13186 دائر کیے، لیکن کامیابی نہیں ملی اور عدالت عالیہ کے 18.12.2001 کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے اس عدالت کے سامنے آیا، جس میں مداخلت کرنے اور تحریری عرضی کو خارج کرنے سے انکار کر دیا گیا۔